Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ سروس ایسوسی ایشن (انڈیا) ودیگران

بنام

یونین آف انڈیا

تاریخ فیصلہ: 13 مئی، 1994

[کلدیپ سنگھ اور یوگیشور دیال، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت-ترقی—قرار پایا کہ، ٹیلی گراف انجینئرنگ سروس گروپ بی میں ترقی اہلیتی محکمہ جاتی امتحان پاس کرنے کی بنیاد پر ہوگی جو پی اینڈ ٹی مینوئل کے پیرا 206 کے تحت ہے نہ کہ سینئرٹی کی بنیاد پر—تاہم، پچھلی تنخواہیں صرف اس تاریخ سے قابل ادائیگی ہوں گی جب سے اعلیٰ عہدے پر اصل میں کام کیا گیا ہو نہ کہ تصوری ترقی کی تاریخ سے۔

ان خصوصی اجازت کی درخواستیں اور خصوصی اجازت کے ذریعے سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل سے اپیلیں میں دو سوالات پیدا ہوئے تھے: (1) کیا درخواست گزار اور اسی طرح کے حالات میں موجود افراد جونیئر انجینئرز کے گریڈ سے ٹیلی گراف انجینئرنگ سروس گروپ بی (اسسٹنٹ انجینئرز اور مساوی عہدوں) میں اگلے اعلیٰ گریڈ میں ترقی کے حقدار ہیں پی اینڈ ٹی مینوئل کے پیرا 206 میں متصور اہلیتی محکمہ جاتی امتحان پاس کرنے کے سال کی بنیاد پر، نہ کہ ان کی سینئرٹی کی بنیاد پر۔ (2) کیا حقائق وحالات میں وہ باہمی سینئرٹی کی مذکورہ بنیاد پر دوبارہ تعیّن اور پچھلی تاریخ سے اثر کے ساتھ ترقیوں کے ساتھ ساتھ پچھلی تنخواہوں کے حقدار ہیں۔ اپیلیں اور خصوصی اجازت کی درخواستیں کو نمٹاتے ہوئے یہ عدالت۔

قرار دیا گیا کہ: 1۔ جونیئر ٹیلی کام آفیسرز فورم بنامہ یونین آف انڈیا، [1993] ضمنی 4 SCC 693 کے معاملے میں عدالت کے فیصلے کے پیش نظر، جونیئر انجینئرز پی اینڈ ٹی مینوئل کے پیرا 206 کے تحت اہلیتی محکمہ جاتی امتحان پاس کرنے کے سال کی بنیاد پر ترقی کے حقدار ہیں نہ کہ سینئرٹی کی بنیاد پر۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست گزاروں کو ان کی سینئرٹی کی دوبارہ تعیّن اور پچھلی تاریخ سے اثر کے ساتھ تصوری ترقی ملے گی اور انہیں اپنی موجودہ تنخواہ کی تعیّن کا حق ہوگا جو ان لوگوں سے کم نہیں ہونی چاہیے جو فوری طور پر ان کے نیچے ہیں۔ اس سوال پر کہ کیا وہ تصوری ترقی کی تاریخ سے بیک ویجز کے حقدار ہوں گے، ٹریبونل نے معاملے کی انوکھی صورتحال اور 10000 افراد سے نمٹنے کے مسئلے کی شدت کو دیکھتے ہوئے، اعلیٰ عہدے پر اصل میں کام کرنے کی تاریخ سے اثر کے ساتھ بیک ویجز دینے سے انکار کرنے میں حق بجانب تھا۔

جونیئر ٹیلی کام آفیسرز فورم بنام یونین آف انڈیا، [1993] ضمنی 6934 SCC اور پالوروارم کرشنایا بنام یونین آف انڈیا، [1989] 5412 SCC، پر اعتماد کیا گیا۔

یونین آف انڈیا بنام کے وی جنکی رامن، [1991] 1094 SCC، ممتاز شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت پٹیشن (سی) نمبر 1992/16698۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے 29.6.1992 کے فیصلے اور آرڈر سے جو ریویو درخواست نمبر 92/195 میں اوا ے نمبر 1991/2667 میں صادر ہوا تھا۔

بشمول

سی اے نمبر 1814، 1813-2900، 1855-74، 1816-36، 93/13A،
ایس ایل پی (سی) نمبر 14575-84، 15984-85/1992۔

شریک فریقین کی جانب سے: الطاف احمد، ایڈیشنل سولیسیٹر جنرل، وی سی مہاجن، مس کے امریشوری، پی پی راؤ، گووند مکھوٹی، سی ایس ودیاناتھن، مس انیل کتیار، کے سوامی، ٹی وی رتنم، مس سی کے سوچاریتا، نریش کوشک، کے وی موہن، جی پرل، مس بنو تمتا، مس انیل کتیار، اے کے سکری، مس مادھو سکری اور مس میناکشی اروڑا۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس یوگیشور دیال، جسٹس نے سنایا:

یہ آرڈر مذکورہ بالا 58 معاملات کا تصفیہ کرے گا۔ تاہم، ہم خصوصی اجازت پٹیشن نمبر 1992/16698 سے حقائق لے رہے ہیں۔ یہ پٹیشن سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، پرنسپل بنچ، نئی دہلی کے ریویو درخواست نمبر 1992/195 میں اوا ے نمبر 1991/2667 کے 29 جون

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1992 کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ یہ فیصلہ پرنسپل بنچ نے دو بنیادی مسائل پر فیصلوں کے تصادم پر دیا جو غور کے لیے پیدا ہوئے تھے، یعنی (1) کیا درخواست گزار اور ان جیسے افراد جونیئر انجینئرز کے گریڈ سے ٹیلی گراف انجینئرنگ سروس گروپ بی (اسسٹنٹ انجینئرز اور مساوی عہدے) میں اگلے اعلیٰ گریڈ میں ترقی کے حقدار ہیں پی اینڈ ٹی مینوئل کے پیرا 206 میں متصور اہلیتی محکمہ جاتی امتحان پاس کرنے کے سال کی بنیاد پر، نہ کہ جیسا کہ مدعاعلیہان نے اختیار کیا اور عمل کیا ان کی متعلقہ سینئرٹی کی بنیاد پر؛ اور (2) کیا حقائق و حالات میں وہ باہمی سینئرٹی کی مذکورہ بنیاد پر دوبارہ تعیّن اور پچھلی تاریخ سے اثر کے ساتھ ترقیوں کے ساتھ ساتھ پچھلی تنخواہوں کے حقدار ہیں۔ الہ آباد عدالتِ عالیہ کے 20 فروری 1985 کے ڈبلیو پی نمبر 2739 اور 1991/3652 (پارمانند لال اور برج موہن بنام یونین آف انڈیا و دیگران) کے فیصلے اور ٹریبونل کے مختلف بنچوں کے فیصلوں پر غور کرنے کے بعد جو مذکورہ بالا الہ آباد عدالتِ عالیہ کے فیصلے کی پیروی کرتے تھے، ٹریبونل نے نوٹ کیا کہ الہ آباد عدالتِ عالیہ اور ٹریبونل کے مختلف بنچوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ درخواست گزار ترقی، باہمی سینئرٹی کی دوبارہ تعیّن اور اس کے نتیجے میں فوائد کے حقدار ہیں جیسا کہ انہوں نے دعویٰ کیا تھا اور ان دونوں مسائل کا ان کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔ ٹریبونل نے مزید نوٹ کیا کہ یونین آف انڈیا کی جانب سے الہ آباد عدالتِ عالیہ کے فیصلے کے خلاف دائر کردہ ایس ایل پی نمبر 3384-1986/86 کو اس عدالت نے 8 اپریل 1986 کو بنیادی بنیادوں پر خارج کر دیا تھا۔ پھر، ٹریبونل کے پرنسپل بنچ کے 7 جون 1991 کے فیصلے کے خلاف ان کی جانب سے دائر کردہ ایس ایل پی نمبر 19716-1991/22 کو 6 جنوری 1992 کو کچھ مشاہدات کے ساتھ انٹروینشن درخواست نمبر 1 اور ایس ایل پی (سی)/91 کے ساتھ خارج کر دیا گیا جو جونیئر ٹیلی کام آفیسرز ایسوسی ایشن (انڈیا) کی جانب سے ایس ایل پی دائر کرنے کی اجازت مانگتے ہوئے دائر کی گئی تھی۔

یونین آف انڈیا کی جانب سے ٹریبونل کے پرنسپل بنچ کے 7 جون 1991 کے فیصلے کے خلاف دائر کردہ ایک ریویو پٹیشن کو ٹریبونل نے 1 اکتوبر 1991 کو خارج کر دیا۔ اس کے بعد، ٹریبونل کے ایک اور بنچ نے جس کی صدارت اس کے چیئرمین کر رہے تھے، نے 28 فروری 1992 کو درخواست گزاروں کی جانب سے دائر کردہ توہین عدالت کی پٹیشنز کے ایک بیچ میں مدعاعلیہان کو کچھ ہدایات دیں جس میں ٹریبونل کے پرنسپل بنچ کے 7 جون 1991 کے فیصلے کی تعمیل نہ ہونے کا الزام تھا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مذکورہ بالا 28 فروری 1992 کے آرڈر میں، بنچ نے مدعاعلیہان کے ارادے کو نوٹ کیا کہ وہ ٹیلی گراف انجینئرنگ سروس گروپ بی آفیسرز کے پورے کیڈر کی سینئرٹی کو پی اینڈ ٹی مینوئل والیوم IV کے پیرا 206 کے مطابق نظرثانی کریں گے۔ ٹریبونل کے سامنے مدعاعلیہان نے پیش کیا کہ چونکہ کیڈر 10000 افراد سے تجاوز کر جاتا ہے، اس لیے نفاذ میں وقت لگے گا اور ایس سی/ایس ٹی افراد کے حق میں ریزرویشن سے متعلق قواعد و ہدایات (ایم پی 957، 958، 965 اور 1992/966 ایم پی 92/195 میں)؛ (ii) ٹیلی کام انجینئرنگ سروسز ایسوسی ایشن (انڈیا) جو درخواست گزاروں کے موقف کی حمایت بھی کرتی ہے (ایم پی 92/129 او اے 88/2407 میں)؛ اور (iii) جونیئر ٹیلی کام آفیسرز فورم فار ریڈریسل آف گریوینسز جو 6000 متاثرہ افراد کی نمائندگی کرنے کا دعویٰ کرتی ہے اور جونیئر ٹیلی کام آفیسرز ایسوسی ایشن (انڈیا) دونوں جو دلیل دیتے ہیں کہ الہ آباد عدالتِ عالیہ کا فیصلہ اور اس ٹریبونل کے فیصلے جو مذکورہ فیصلے کی پیروی کرتے ہیں، اچھے سابقہ نہیں بنتے، کہ معاملے کو دوبارہ بنیادی بنیادوں پر غور کیا جانا چاہیے اور ہمارے سامنے موجود درخواست گزاروں کو ان کی مطلوبہ راحت نہیں دی جانی چاہیے (ایم پی نمبر 3493، 3494، 3396 اور 91/3397)۔

ٹریبونل نے اس کے بعد اس کے سامنے موجود درخواست گزاروں اور مداخلت کرنے والوں کے دلائل پر غور کیا اور یہ موقف اپنایا کہ چونکہ الہ آباد عدالتِ عالیہ کے 20.2.1985 کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی درخواستیں کو بنیادی بنیادوں پر خارج کر دیا گیا تھا، اس لیے اس نے حتمی شکل اختیار کر لی تھی۔

دوسرے سوال پر کہ آیا درخواست گزار اپنی متعلقہ ترقی کی تاریخوں سے تنخواہ اور الاؤنسز کی بقایا رقم کی ادائیگی کے حقدار ہیں، ٹریبونل نے یہ موقف اپنایا کہ عدالتِ عالیہ اور ٹریبونل کے مختلف بنچوں نے بڑے پیمانے پر سینئرٹی کی نظرثانی اور اس کے نتیجے میں پچھلی تاریخ سے اثر کے ساتھ ترقیوں سے پیدا ہونے والے مسئلے کی شدت پر غور نہیں کیا ہوگا۔ اس نے یہ موقف اپنایا کہ متعلقہ افراد کو بیک ویجز دینے کا عام قاعدہ ایسے معاملات یا صورتحال میں لاگو نہیں ہوگا۔ پالوروورام کرشنایا و دیگران بنام یونین آف انڈیا و دیگر، [1989] 2 [1989] SCC 541 اسکیل 830 پر انحصار کرتے ہوئے اس نے اس عدالت کے مشاہدات کو نوٹ کیا کہ یہ ایک اچھی طرح سے طے شدہ قاعدہ ہے کہ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کام نہ ہونے پر تنخواہ نہیں ملتی اگرچہ مناسب غور کے بعد ایک شخص کو گریڈیشن لسٹ میں مناسب جگہ دی جاتی ہے جسے اس تاریخ سے اعلیٰ عہدے پر تصوری طور پر ترقی دی گئی سمجھا جاتا ہے جب اس کا جونیئر ترقی پا گیا تھا۔ زیادہ سے زیادہ وہ اپنی موجودہ تنخواہ کی اس بنیاد پر دوبارہ تعیّن کا حقدار ہو گا کہ اسے جو تصوری سینیئرٹی دی گئی ہے تاکہ اس کی موجودہ تنخواہ ان لوگوں سے کم نہ ہو جو فوری طور پر اس کے نیچے ہیں۔ ٹریبونل نے مزید نوٹ کیا کہ چونکہ موجودہ معاملے میں بڑے پیمانے پر سینیئرٹی کی نظرثانی اور اس کے نتیجے میں پچھلی تاریخ سے اثر کے ساتھ ترقیوں کا امکان ہے، اس لیے عدالتِ عظمیٰ کا مذکورہ بالا حکم لاگو ہو گا اور راحت کو اسی کے مطابق ڈھالا جانا چاہیے۔ ان مشاہدات کی روشنی میں، ٹریبونل نے مندرجہ ذیل احکامات اور ہدایات دیں:

(1) ذیل میں (2) میں کہے گئے کے تابع، ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ الہ آباد بنچ کا 20.02.1985 کا پارمانند لال اور برج موہن کے معاملات میں فیصلہ اور ٹریبونل کے فیصلے جو مذکورہ فیصلے کی پیروی کرتے ہیں، اچھا قانون وضع کرتے ہیں اور اچھے سابقہ بنتے ہیں جن پر اسی طرح کے معاملات میں عمل کیا جانا چاہیے۔ ہم مداخلت کرنے والوں کے متضاد دلائل کو مسترد کرتے ہیں اور مزید قرار دیتے ہیں کہ عدالتِ عظمیٰ کے سامنے اپنے مختلف دلائل پیش کرنے اور ان کی ایس ایل پی کو عدالتِ عظمیٰ نے خارج کر دینے کے بعد، وہ معاملہ ہمارے سامنے دوبارہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہم اس لیے او اے 1988/2407 میں ایم پی نمبر 3396، 3397، 3493 اور 1991/3494 کو کسی بھی جواز سے عاری ہونے کی بنا پر خارج کرتے ہیں۔

(2) ہم قرار دیتے ہیں کہ درخواست گزار الہ آباد عدالتِ عالیہ کے 20.02.1985 کے فیصلے کے فوائد کے حقدار ہیں سوائے اس کے کہ سینیئرٹی کی دوبارہ تعیّن اور پچھلی تاریخ سے اثر کے ساتھ تصوری ترقی کی صورت میں، وہ صرف اپنی موجودہ تنخواہ کی دوبارہ تعیّن کے حقدار ہوں گے جو ان لوگوں سے کم نہیں ہونی چاہیے جو فوری طور پر ان کے نیچے تھے اور وہ پچھلی تنخواہوں کے حقدار نہیں ہوں گے۔ ہم اسی کے مطابق حکم دیتے اور ہدایت کرتے ہیں۔

(3) ہم قرار دیتے ہیں کہ اگر سینیئرٹی لسٹ کی دوبارہ تیاری کے نتیجے میں ان آفیسرز کی تنزلی ہوتی ہے جنہیں پہلے ہی مناسب طریقے سے ترقی دے دی گئی تھی، تو ان کے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مفادات کو کم از کم اس حد تک محفوظ رکھا جانا چاہیے کہ ان کی اصل میں حاصل کی گئی تنخواہ کی حفاظت کی جائے، اگر انہیں ان کے موجودہ عہدوں پر برقرار رکھنے کے لیے مطلوبہ تعداد میں اضافی عہدے بنانا ممکن نہ ہو۔ ہم اسی کے مطابق حکم دیتے اور ہدایت کرتے ہیں۔

(4) ترقیاں دیتے وقت، مدعا علیہان شیڈولڈ کاسٹس/شیڈولڈ ٹرائبز کے حق میں ریزرویشن کی دفعات کا پورا لحاظ رکھیں گے۔"

اس موقف کو ٹریبونل کے ریویو درخواست میں پاس کردہ مذموم فیصلے نے دوبارہ برقرار رکھا۔

پہلے نکتے کے حوالے سے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مداخلت کرنے والوں نے متوازی کارروائی دائر کی تھی جونیئر ٹیلی کام آفیسرز فورم ودیگران بنام یونین آف انڈیا، (ٹی پی سول) نمبر 417/(1992) ڈبلیو پی (دیوانی) نمبر 1992/460 میں اور اس عدالت (جے ایس ورما اور آنند، ججے) نے ایک تفصیلی فیصلے میں (دیوانی اپیل نمبر 1993/13A-1813 کی پیپر بک کے صفحات 90 سے 116) 18 ستمبر 1992 کو وہی موقف اپنایا جو الہ آباد عدالتِ عالیہ کا تھا جسے ٹریبونل کے پرنسپل بنچ نے مذکورہ بالا پارمانند لال اور برج موہن کے معاملے میں نوٹ کیا تھا جو حتمی ہو چکا ہے اور اس عدالت نے بنیادی بنیادوں پر برقرار رکھا ہے۔ اس لیے پرنسپل بنچ کے ذریعہ طے کردہ پہلے سوال پر مزید گفتگو کی ضرورت نہیں ہے۔

صرف وہ سوال باقی رہ گیا ہے جو ٹریبونل کے سامنے موجود درخواست گزاروں اور ہمارے سامنے موجود کچھ اپیل کنندگان/درخواست گزاروں کو ترقی کی مقررہ تاریخ سے بیک ویجز کی ادائیگی کے حکم سے انکار سے متعلق ہے۔

یہ نوٹ کیا جائے گا کہ الہ آباد عدالتِ عالیہ کا فیصلہ ان رٹ پٹیشنز میں دیا گیا تھا جو 1981 میں دو افراد کی جانب سے دائر کی گئی تھیں اور فیصلہ 1985 میں دیا گیا تھا جسے اس عدالت نے 8 اپریل 1986 کو برقرار رکھا تھا۔ ٹریبونل کے سامنے موجود زیادہ تر درخواست گزاروں نے اپنی درخواستیں پچھلی تاریخ سے ترقی کا دعویٰ کرتے ہوئے الہ آباد عدالتِ عالیہ کے فیصلے کی بنیاد پر صرف 1988 میں دائر کی تھیں۔ انہیں ان کی سینیارٹی کی دوبارہ تعیّن اور پچھلی تاریخ سے اثر کے ساتھ تصوری ترقی ملے گی اور انہیں اپنی موجودہ تنخواہ کی تعیّن کا حق ہوگا جو ان لوگوں سے کم نہیں ہونی چاہیے جو فوری طور پر ان کے نیچے ہیں اور سوال صرف یہ ہے کہ کیا وہ تصوری ترقی کی تاریخ سے بیک ویجز کے حقدار ہوں

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گے۔ ہمارا خیال ہے کہ ٹریبونل معاملے کی انوکھی صورتحال اور 10000 افراد سے نمٹنے کے مسئلے کی شدت کو دیکھتے ہوئے، اعلیٰ عہدے پر اصل میں کام کرنے کی تاریخ سے اثر کے ساتھ بیک ویجز دینے سے انکار کرنے میں حق بجانب تھا۔ یہی موقف اس عدالت نے مذکورہ بالا پالور و رام کرشنا یا و دیگران کے فیصلے میں اپنایا تھا، جہاں اس عدالت نے اسی طرح کی راحت دینے سے انکار کیا تھا۔

درخواست گزاروں کے وکیل نے اس عدالت کے یونین آف انڈیا و دیگران بنام کے وی جنکی رامن و دیگران، [1991] SCC 1094 کے فیصلے پر انحصار کیا۔

یہ نوٹ کیا جائے گا کہ جنکی رامن کا معاملہ اس صورت حال سے متعلق تھا جہاں سوال یہ تھا کہ ایک ملازم جو نظم و ضبط/فوجداری کارروائیوں میں مکمل یا جزوی طور پر بری ہو گیا ہو، مہر بند لفافہ طریقہ کار سے متعلق معاملات میں کس تاریخ سے کون سے فوائد کا حقدار ہے۔ جنکی رامن کے معاملے میں بنچ عدالت کے کسی فیصلے کے نتیجے میں ہزاروں ملازمین کو متاثر کرنے والی سینئرٹی کے نظر ثانی شدہ ہونے اور اس کے نتیجے میں نظر ثانی شدہ سینئرٹی لسٹ تیار ہونے اور پچھلی تاریخ سے اثر کے ساتھ تصوری ترقی دیے جانے کے معاملے سے نہیں نمٹ رہا تھا۔ خصوصی اجازت پٹیشن نمبر 1992/16698 اسی کے مطابق خارج کر دی جاتی ہے۔

تمام متعلقہ دیوانی اپیلیں اور خصوصی اجازت کی درخواستیں مذکورہ بالا فیصلے کی روشنی میں تصفیہ کر دی جاتی ہیں۔ تاہم، لاگت کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہے۔

تمام اپیلیں اور پٹیشنز نمٹا دی گئیں۔